مناظرے سے فرار کے بعد اب سر عام مباہلے سے انکار

شکیل کی تیسری شکست

از طرف

مفتی اسعد قاسم سنبھلی

ناشر

جماعت المفتین ممبئی

اسلامی خلافت کے سقوط اور اقوام متحدہ کے قیام کے بعد باطل طاقتوں نے مسلمانوں کا عرصۂ حیات تنگ کر کے دنیا میں فتنہ وفساد کے بے شمار محاذ کھول دیئے اور ان لوگوں کا عالمی سطح پر تعارف کرایا جو ملت کی صفوں کو درہم برہم کر کے بدعقیدگی پھیلانا چاہتے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی، عنایت اللہ مشرقی، پرویز احمد چکڑالوی، سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین وغیرہ اسی کی مثالیں ہیں............. ہمارے زمانہ کا مشہور کذاب شکیل بن حنیف دربھنگوی بھی اسی باطل سلسلہ کی ناپاک کڑی ہے۔ دہلی میں قیام کے دوران اس کے دماغ میں مہدی بننے کا سودا سمایا اور اس نے لکشمی نگر میں جھوٹا دعویٰ کر کے وہاں کی فضا کو اچھا خاصا خراب کردیا ہے لیکن جب اس کی شدید مزاحمت ہوئی تو دارالحکومت کے باسیوں سے مایوس ہوکر وہ مہاراشٹر چلا آیا اور اورنگ آباد کی نواحی بستی پڑے گاؤں کو اپنے خودساختہ دھرم کی تبلیغ کا مرکز بنا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنا شروع کردیا۔ کچھ سال قبل اس نے مہدی کے موضوع پر کوئی کتاب بھی لکھی تھی جس میں احادیث وروایات کی من مانی تشریح کر کے اس عظیم منصب کو غصب کرنے کی پوری کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق اس کا سر کچلنے کے لئے حضرت مولانا مفتی اسعد قاسم سنبھلی کو کھڑا کردیا جو علوم القرآن، تاریخ اسلام اور عربی زبان وادب کے تعلق سے ہندوستان کے ایک مشہور عالم ہیں اللہ نے انھیں لکھنے کا سلیقہ دیا ہے اور ان کے قلم سے متعدد وقیع کتابیں نکل چکی ہیں جن میں سرفہرست ''امام مہدی....... شخصیت وحقیقت'' ہے۔ موصوف نے بروقت شکیل کا تعاقب کیا اور ''مہدی کذاب شکیل بن حنیف'' نامی کتاب کی تالیف کر کے آناً فاناً جھوٹے مدعی کا شیش محل چکنا چور کردیا نتیجہ وہ شکست خوردہ ہوکر کئی ماہ سے گالیوں کی تو مسلسل گردان کررہا ہے لیکن مفتی صاحب موصوف کے سوالات کا جواب دینے کی ہمت نہیں کرتا۔

زیر نظر رسالہ شکیل کے خلاف لکھی جانے والی ان کی تحریروں کی چوتھی قسط ہے جس میں مفتی صاحب نے شکیل کی بیہودہ بکواس کا جواب دیکر ایسے معقول اور وزنی سوالات قائم کئے ہیں جن کا جواب شکیل اور اس کے چیلے قیامت تک نہیں دے سکتے۔ اسی کے ساتھ حضرت مفتی صاحب علمی طور پر بھی شکیل کے خلاف سرگرم ہو چکے ہیں۔ ۲رفروری کو ان کا بھیونڈی میں مفصل خطاب ہوا اور ۱۳راپریل کو ممبئی کے نامور اصحاب افتاء کی تنظیم ''جماعت المفتیین'' نے انھیں جامع مسجد کھار ممبئی آنے کی دعوت دی اور شکیل کے رد میں مفتی صاحب کے دو خطاب ہوئے۔ اس کے علاوہ ملک کی دیگر ریاستوں سے بھی اسی طرح کے مطالبات جاری ہیں تاکہ مسئلۂ مہدی کو منقح کر کے عام مسلمانوں کو اس کے فتنے سے بچایا جاسکے۔ جماعت المفتیین ممبئی کے استفسار پر کیونکہ دارالعلوم دیوبند، مظاہر علوم سہارنپور اور جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل نے شکیل اور اس کے تمام ہمنواؤں کو کافرومرتد قرار دیا ہے اس لئے ہم تمام علماء، فضلا اور بہی خواہان امت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مفتی صاحب کے ساتھ اس عظیم معرکے میں حصہ لیں اور شکیل کا اس وقت تک تعاقب کرتے رہیں جب تک کہ اس کا فتنہ بے دست وپا ہوکر دم نہ توڑ

دے۔

یہ دور حاضر کا بدترین فتنہ ہے اور اب اس کا اصل نشانہ ہمارا ہی صوبہ ہے اس لئے اہل مہاراشٹر کو خصوصی طور پر بیدار ہونے کی ضرورت ہے ورنہ ذرا سی تاخیر سے صورتحال بہت بھیانک ہوسکتی ہے ہم شکیل کا کلمہ پڑھنے والے سادہ لوحوں سے اپیل کرتے ہیں کہ از راہ کرم وہ اپنی عقل کا صحیح استعمال کریں اور مفتی صاحب کی اس تحریر کی روشنی میں شکیل کی گمراہیوں سے واقف ہو کر فوراً اللہ کے حضور توبہ کریں، یہ گمراہی کا سوداگر ہے تمہاری آخرت برباد کر کے ہی دم لے گا اسی کے ہاتھ ہم آخر میں شکیل کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر ہمت ہے تو وہ مناظرے یا مباہلے کے لئے اپنے ہم نواؤں کو لیکر میدان میں آئے ہم سب مفتی اسعد قاسم سنبھلی مدظلہ کی معیت میں اس سے ہر میدان میں مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔

والسلام

مفتی محمد یوسف صاحب (خطیب جامع مسجد کھار) مفتی محمد جنید / مفتی محمد طاہر مفتی عبدالرشید / مفتی محمد آصف

مفتی لطیف الرحمٰن صاحب (دارالافتاءوالارشاد گورے گاؤں) (دارالافتاءوالارشاد اندھیری)

(دارالافتاءوالارشاد کاپڑیانگر کرلا) مفتی محمد بلال صاحب مفتی محمد حارث صاحب

مفتی محمد شعیب صاحب (دارالافتاءوالارشاد باندرا) (دارالافتاءوالارشاد جوگیشوری)

(دارالافتاءوالارشاد پٹھان واڑی ملاڈ) مفتی عبدالاحد صاحب مفتی محمد حذیفہ صاحب

(دارالافتاءوالارشاد پتھروالی مسجد) (مکتبہ ابن کثیر بمبئی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی النبی الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین -----------

اما بعد

قارئین کرام! ———————————————— السلام علیکم ورحمۃ اللہ

طویل انتظار کے بعد معلوم ہوا کہ شکیل کذاب نے دل کا غبار نکالنے کیلئے ہمارے خلاف نیٹ پر پھر طوفان بدتمیزی کی ہے اور بے ہودہ گوئی میں اس نے تمام حدوں کو توڑ ڈالا، ہم ادارہ کے اختتامی اجلاس میں منہمک تھے اور تعلیمی سال کی تکمیل پر مشاغل بھی دو چند ہو رہے تھے اس لئے ایک لفظ پڑھنے کا موقع نہ تھا پھر جلسہ سے فراغت پر دو چار روز وطن میں گذرے آج واپسی کے بعد جب پرنٹ آؤٹ نکال کر پڑھنا شروع کیا تو رنج وغم سے ہمارے آنسو نکل آئے واقعتاً جب کوئی شخص جان بوجھ کر گمراہی کی طرف قدم بڑھاتا ہے تو اس کا انداز کتنا گھٹیا، زبان کتنی غلیظ اور دل کیسا پتھر ہو جاتا ہے چنانچہ وہ ہماری نصیحت وفہمائش پر کان دھرنے کے بجائے بغض وعناد کی راہ پر بہت آگے بڑھتا جا رہا ہے اور اب گمراہی کی دلدل سے نکلنا شاید اس کے لئے ناممکن ہو چکا ہے اسی لئے اس کی تحریر میں جہالت وبے باکی، بے حیائی وڈھٹائی، دلائل سے کھلواڑ، قرآن وحدیث میں تحریف کی ناروا کوشش اور اپنے ناپاک مقصد کی خاطر سب کچھ کر گذرنے کی شیطانی دھن سطر سطر سے جھلکتی ہے پھر اس مرتبہ تو غالباً اس پر شیطنت کا بڑا سخت دورہ پڑا ہے جس کی بنا پر وہ ذہنی توازن ہی کھو بیٹھا اور اپنے بڑے بھائی مرزا غلام قادیانی **'لعنۃ اللہ علیہ والملائکۃ والناس اجمعین '** کا ہمیں سچا جانشین نظر آیا، وہ بھی اپنے دعوے کے دلائل نہ پا کر علماء کو ایسی ہی بے تکاں گالیاں بکتا تھا اور شکیل کی طرح دعویٰ اس کا بھی بڑا پاکیزہ یعنی مسیح موعود ہونے ہی کا تھا۔

شکیل نے چالیس صفحات پر جو بکواس کی ہے اگر اس میں سے گالیوں کو نکال دیا جائے تو وہ بڑی آسانی کے ساتھ چار پانچ صفحات میں آسکتی ہے لیکن مضامین کی تکرار، بے ہودہ الفاظ کی بھر مار اور فضول موضوعات کا سہارا لیکر وہ بحث کو منتشر کرنا چاہتا ہے تاکہ قارئین کا ذہن پراگندہ ہو جائے اور وہ اس جھوٹے دعوے پر شکیل سے کوئی دلیل طلب نہ کرسکیں، ہم نے اس کے ذاتی حالات معتبر ذرائع سے نقل کئے تھے جب شکیل نے انھیں جھٹلایا تو ہم نے اسے لکشمی نگر آنے کی دعوت دی تاکہ اسے تحریری ثبوت بھی پیش کئے جاسکیں لیکن وہ اس چیلنج کو قبول نہ کرسکا اور بس اس وقت سے جھوٹ کی گردان کرنے ہی میں عافیت سمجھ رہا ہے قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں یہ طرز عمل کس قماش کے لوگوں کا ہوسکتا ہے کیونکہ قدیم ومعتبر گواہوں کا سامنا کرنے سے گریز ہی اس کے جھوٹا ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

ماضی کی طرح شکیل نے اس مرتبہ بھی ہمیں غیرت دلا کر بار بار بریلویوں سے لڑنے پر اکسایا ہے جس کا سیدھا مطلب یہی ہے کہ وہ ہماری علمی یلغار سے بڑا پریشان ہے اور اشتعال دلا کر بہرصورت ہمیں اس محاذ سے ہٹانا چاہتا ہے لیکن

وہ کان کھول کر سن لے کہ اس کی یہ خواہش انشاء اللہ کبھی پوری نہ ہوگی اور ہم اللہ کی توفیق و مدد سے اس کے خلاف معرکہ آرائی کرتے رہیں گے.............

شکیل کا چیلا بشارت (اگر یہ کوئی فرضی کردار نہ ہو) بھی کیونکہ اپنے پیر کی طرح علم سے کورا ہے اس لئے اس کی تمام تر جہالتوں کو وہ تحقیق سمجھ رہا ہے اور اسے جب شکیل کے دعوے کی قرآن وحدیث میں کوئی دلیل نہ مل سکی تو آم اور کریلے کی احمقانہ مثال دیکر ایسا سینہ پھلا رہا ہے گویا اس نے میدان مارلیا ہو لیکن ہمیں جاہل واحمق کہنے کے باوجود یہ دونوں گرو اور چیلے میدان میں آکر مقابلہ کرنے کو تیار نہیں ہیں کیونکہ انھیں اچھی طرح معلوم ہے کہ مناظرہ ایک ٹیڑھی کھیر ہے اگر اس میدان میں آنے کی غلطی کرلی تو تمام دعوے خاک میں مل جائیں گے اور بشارت بھی اپنا کاندھا لگا کر شکیل کو گرنے سے نہ بچا سکے گا، ہم اسے کھلے عام دوبارہ مناظرے کا چیلنج دیتے ہیں اگر ہمت ہے تو میدان میں آکر دکھائے ورنہ چلمن کی اوٹ سے پھبتیاں کسنا تو عورتوں کو بھی آتا ہے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار تجھ سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

شکیل جواب کے دوران بار بار ہمارے کسی چیلے کا حوالہ دیتا ہے تو ہم اپنے قارئین کے سامنے یہ بات بھی صاف کرتے چلیں کہ ہمارا کوئی چیلا نہیں ہے اور نہ ہی ہم نے کسی کو نیٹ پر معرکہ آرائی کا مکلّف بنایا ہے چیلوں کی ضرورت تو اسی کو ہوگی جو بلند بانگ دعویٰ لیکر اٹھا ہو اور فریق مخالف کے علمی دلائل سے توجہ ہٹانے کے لئے اسے ادھر ادھر سے گرد وغبار اڑانے کی ضرورت پڑتی ہو ہم تو بتائید الٰہی یہ جنگ تنہا لڑ رہے ہیں اور مخلصین کا تعاون تو بس دعاؤں کی حد تک ہے یہاں تک کہ ہماری تو ان صاحب سے بھی آج تک کوئی دید وشنید نہیں جن کی ویب سائٹ راقم کی تحریروں کے لئے وقف ہے، ہم اپنے مضامین کو کمپوز کرا کر بالواسطہ انھیں پہنچاتے ہیں رہی ملاقات و گفتگو!! تو وہ تو آج تک ٹیلی فون پر بھی نہیں ہوئی تو جب ان کرم فرما ہی سے کوئی رابطہ نہیں تو پھر دوسروں کا حال ہمیں کیا معلوم!! اس لئے شکیل کی یاوہ گوئیوں پر اگر اسی کی زبان میں کچھ غیرت مندوں کے تبصرے آتے ہیں تو ہمیں ان کا علم بھی نہیں ہوتا اور مشاغل کے ہجوم کے باعث ہم نیٹ بھی استعمال نہیں کرتے اس لئے شکیل چیلے چیلے کی رٹ لگانا چھوڑ دے یہ تبصرے اس کی بدتمیزیوں کا فطری ردعمل ہیں۔

گزشتہ دنوں جب دارالعلوم دیوبند نے شکیل کو ضال اور مضل قرار دے کر اس پر کفر کا فتویٰ لگایا تو وہ بڑا چراغ پا ہوا اور دلائل کا کوئی معقول جواب دینے کے بجائے وہ فتویٰ نویسی کے قدیم اور معتبر نظام ہی کو کنڈم کرنے پر تل گیا اس نے قارئین کو تاثر دیا کہ علماء فتوؤں کی آڑ میں چودہ صدیوں سے بچکانہ حرکت کررہے ہیں اور ان کی ان فقہی معرکہ آرائیوں کا مقصد صرف

اورصرف اپنے مخالفوں کوزیر کرنا ہوتا ہے اس لئے شریعت میں ایسے فتوؤں کا کوئی اعتبار نہیں شکیل نے دلیل کے طور پر احمد رضا خاں کے اس فتوے کو پیش کیا جوانھوں نے علمائے دیوبند کے بارے میں غلط بیانی کر کے حرمین کے علماء سے حاصل کیا تھا اور اس میں انھیں گمراہ قرار دے دیا تھا وہ کہتا ہے یہ سب ایسے فتاویٰ ہیں جن کا مشغلہ ہی ایک دوسرے کوگمراہ قرار دینا ہے اس لئے ان کا کیا اعتبار!! ہم نے اس موقع پر شکیل سے دو باتیں کہیں ایک تو یہ کہ جب وہ اس فتوے کوغلط سمجھ رہا ہے تو اکابرین دیوبند سے رجوع کر کے وہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتا جیسا کہ احمد رضا کے فتوے کے بعد علمائے دیوبند نے اپنے تمام عقائد درج کر کے حرمین کے علماء کو پیش کیے تا کہ وہ حقائق کا ادراک کر کے ان کے عقیدہ کی صحت کا اعتراف کریں چنانچہ یہ کوشش کامیاب ہوئی اور عرب علماء نے انھیں گمراہی سے براءت کا سرٹیفکیٹ دیا شکیل نے علمائے دیوبند کی صفائی دینے کا انکار کر کے ہم سے حوالہ طلب کیا ہے قارئین اسے حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب **"المهند على المفند"** کے حوالہ سے یہ بتا دیں کہ علمائے دیوبند کی تکفیر کے لئے جب مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے غلط سلط عبارتوں کوسہارا لیکر عرب علماء سے فتویٰ حاصل کیا تو مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے حرمین کے علماء سے ملاقات کر کے تفصیل سے بتلایا کہ یہ استفتاء جعل سازی پر مشتمل ہے اور علمائے دیوبند کا مذکورہ عقائد سے کوئی تعلق نہیں ہے اس پر مدینہ منورہ کے علمائے کرام نے حسام الحرمین نامی فتوے کی روشنی میں ۲۶/سوالات قائم کر کے مولانا سہارنپوری سے استفسار کیا تو انھوں نے اکابرین کے حوالے سے فصیح عربی میں مذکورہ سوالات کا جواب لکھا اور دیوبند کے ۳۵/علماء نے اس پر تائیدی دستخط کئے جن میں سرفہرست حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ تھے یہ جواب نہایت وقیع اور مدلل تھا اس لئے حجازی علماء بالکل مطمئن ہو گئے اور حرمین کے ساتھ مصر و شام کے تقریباً ۴۰/علماء نے تصدیق کی کہ یہی اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد ہیں اور علمائے دیوبند کے مشرب میں کوئی انحراف نہیں ہے **"المهند على المفند"** نامی کتاب میں یہ ساری تفصیلات اور عرب علماء کی تصدیقات موجود ہیں شکیل اسے پڑھ کر اپنی جہالت کا ماتم کرے۔

دوسری بات ہم نے شکیل سے کہی تھی کہ اگر وہ فتوئے تکفیر کو دیوبندی مکتب فکر کا غلو سمجھتا ہے تو ہم اگر اس کے کفر وارتداد پر عرب وعجم کے تمام حلقوں کا ایک متفقہ فتویٰ شائع کر دیں تو کیا وہ اسے تسلیم کر کے اپنے جھوٹ سے توبہ کرے گا؟ یہ سوال بڑا ٹیڑھا تھا اس لئے شکیل نے چپ سادھ لی اور اس کا چلبلا مرید بشارت بھی اس کا کوئی جواب نہ دے سکا قارئین اسی طرز عمل سے اس کی نالائقیوں کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

شکیل تبلیغی جماعت کے اخلاص وتقوے کی بناء پر شروع میں دعوتی نظام کا نہ صرف معتقد اور قصیدہ خواں تھا بلکہ اس کا سرگرم رکن بھی تھا اور دہلی میں کئی سال اس نے تبلیغ میں رہ کر گذارے اس وقت وہ پکا دیوبندی تھا اور اکابرین دیوبند سے

اسے اتنی عقیدت تھی کہ جب حضرت جی مولانا انعام الحسن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو اس نے عقیدت میں غلو کرتے ہوئے انھیں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث کا مصداق بتا کر پورے عالم اسلام کا خلیفہ قرار دیا وہ لکھتا ہے

واضح ہو کہ ۱۹۹۵ء میں انعام الحسن صاحب کا انتقال شہر دلی میں ہوا
یہ تبلیغی جماعت کے امیر تھے اور امت کے لئے خلیفہ کے بطور تھے
اس لئے کہ اللہ نے ان کے ہاتھوں دنیا میں دین کی تبلیغ کا بڑا
کام لیا (مہدی کی آمد کی پیشین گوئیاں صفحہ ۳۴۔)

قارئین فیصلہ کریں کہ وہ کتنا پکا دیوبندی تھا کیونکہ ایسی عظمت وعقیدت کا اظہار وہ شخص کبھی نہیں کرسکتا جو اپنے دل میں مشرب دیوبند سے پرخاش رکھتا ہو لیکن شکیل کی فتنہ پردازیوں پر جب اسی طبقہ نے امت کو خبردار کیا یعنی علمی تعاقب تو ہم نے کیا اور دارالعلوم دیوبند نے اس پر کفر پر فتویٰ لگا کر حجت تمام کردی تو شکیل اتنا دل برداشتہ ہوا کہ غصہ میں اپنا آپا ہی کھو بیٹھا اور دیوبندیت سے دست بردار ہو کرا کابر علماء کو بری طرح کوسنے لگا لیکن اس نے یہ نہیں بتایا کہ دعوتی ساتھیوں کے درمیان کیا وہ لکشمی نگر میں اپنے قادیانی ہونے کی بھی تصریح کرتا تھا؟ بشارت شکیل سے پوچھ کر ہمیں جواب دے دے۔

شکیل نبوی پیشین گوئیوں کو معمہ بتلا کر مطلق غیب کا علم قرار دیتا ہے جنھیں امت میں کوئی بھی سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور ان کے ادراک میں صحابہ تک سے فاش غلطیاں ہوئیں ہیں تو بعد کے علماء انھیں کیوں کر سمجھ سکتے ہیں نتیجہ یہ نکلا کے رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئیوں کو اس نالائق کے علاوہ امت میں کوئی نہ سمجھا اور چودہ صدیوں کے علم وعمل کے پہاڑ بس حضور ﷺ کے الفاظ ہی دہراتے رہے اس کذاب کے بقول حقائق کی معرفت انھیں کبھی نصیب نہیں ہوئی نعوذ باللہ--- شکیل نے اس ضمن میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا وغیرہ کے واقعات کو نقل کیا ہے جو اس کی صریح جہالت کا ثبوت ہے کیونکہ نبوی پیشین گوئیاں دو طرح کی ہیں ایک قسم تو وہ ہے جو مطلق ہے اور اس کا اسلوب مجازی ہے جیسا کہ لمبے ہاتھ ہونے کی پیشین گوئی اس میں سخاوت مراد تھی اور حضرت زینب کی وفات پر اس کا انطباق سمجھ میں آ گیا لیکن دوسری قسم شخصیات سے متعلق ہے یعنی ظہور مہدی ،خروج دجال اور نزول عیسیٰ تو اس باب میں رسول اللہ ﷺ نے اتنی جامعیت اور دقت کا اہتمام کیا ہے کہ وہ دو دو چار کی طرح واضح ہیں اور ان کے عملی انطباق میں کوئی غلطی نہیں ہوسکتی جیسا کہ علم حدیث پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ روایات و احادیث میں ان لوگوں کا تذکرہ مجمل یا مختصر نہیں ہے بلکہ ان کی نسل و خاندان ،حسب ونسب ،نام ولدیت ،شکل وصورت اور حیات وکارناموں کی جزوی تفصیلات تک حضور ﷺ نے امت کو بتلائی ہیں ظاہر ہے آپکا مقصد مستقبل کی بابت ہمیں واضح ہدایات دینا تھا تا کہ ہم مہدی ومسیح کا ساتھ دیکر دجال سے جہاد کریں ۔یہی قرن اول سے آج تک تمام مسلمانوں کا عقیدہ

ہے لیکن اس نالائق کی گستاخی دیکھئے کہ کس دھڑلے سے یہ حضورﷺ کی بابت یہ تاثر دے رہا ہے کہ آپ کی پیشین گوئیاں ناقابل فہم ہیں اور حضور کا مقصد بھی امت کو سمجھانا نہیں بلکہ نعوذ باللہ پہیلیاں بجھانا تھا کوئی ٹھکانہ ہے اس کی عیاری کا! ایمان سے محرومی واقعی مت الٹ دیتی ہے پھر اسے ہوش ہی نہیں رہتا کہ وہ کیا کفریات بک رہا ہے اللہ ہر مسلمان کو ایسے عبرتناک انجام سے محفوظ رکھے۔

شکیل نے کیونکہ مہدی و مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو وہ اب مدعی ہے اور ہم سائل ہیں ابو داؤد شریف کی حدیث میں حضورﷺ نے فرمایا ''**البينة على المدعى واليمين على من انكر**'' کہ دعوے کے ثبوت پیش کرنا مدعی کا کام ہے اور انکار کرنے والا صرف قسم کھائے گا، اسی نبوی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنے سوالات کو نمبروار تحریر کرتے ہیں تاکہ اسے جواب دینے میں آسانی ہو لیکن شکیل کے پاس اپنے دعوے کی کوئی دلیل ہے اور نہ ہی ہمارے سوالات کا کوئی جواب اس لئے وہ کبھی نمبروار جواب نہیں دیتا بلکہ جستہ جستہ سوالات کے کچھ جملے اٹھا کر پاگلوں کی طرح ادھر آدھر گھومتا ہے اور ان پر نمبر ڈال کر یہ تاثر دینے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ ہمارے اعتراضات کا ترتیب وار جواب دے رہا ہے حالانکہ قارئین شہادت دے سکتے ہیں کہ اس کا مقصد سنجیدہ گفتگو کرنا ہے ہی نہیں وہ تو بس کٹ حجتی کر کے ان سیدھے سادھے لوگوں کو پکڑے رکھنا چاہتا ہے جو بیچارے کم علمی یا کسی لالچ کی وجہ سے اس کے جال میں پھنس گئے ہیں اور انھیں دین وشریعت کا کوئی علم نہیں ورنہ شکیل اور اس کے حواری خوب جانتے ہیں وہ سفید نہیں کالا جھوٹ بول رہے ہیں۔

شکیل کیونکہ اصل مسائل کو نظر انداز کر کے لایعنی اور فضول بحثیں اٹھاتا ہے اس لئے گزشتہ تحریر میں ہم نے اس کے جوابات کی پول کھول کر قارئین کو بتایا تھا کہ ہمارے سوالات جوں کے توں قائم ہیں اور وہ ان کا دوٹوک جواب دیکر دکھائے ظاہر ہے یہ صورتحال بالکل غیر متوقع تھی اور اپنی یقینی شکست کو ٹالنے کے لئے اس نے جتنے جتن کئے تھے وہ سب بادر ہوا ثابت ہوئے اور حریف نے اکھاڑے کی مینڈ سے کھینچ کر جب اسے دوبارہ اپنے شکنجے میں جکڑ لیا تو اب شکیل کی تو سٹی گم ہوگئی لیکن بشارت اسے روگ روگ کہہ کر اپنی خفت مٹانے لگا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ یہ روگ ہی دراصل وہ خنجر ہے جو شکیل کے دل میں پیوست ہو چکا ہے یہ نکل سکتا ہے اور نہ ہی اب شکست کو ٹالا جا سکتا ہے کیونکہ قادر مطلق نے قادیانی کی طرح شکیل کو بھی رسوا کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ جب تک وہ جواب نہیں دیگا ہم ہر بار اپنے سوالات کو قارئین کی عدالت میں پیش کرتے رہیں گے۔

مدعی ہونے کی بنا پر شکیل صرف جواب دینے کا مکلّف ہے اسے از خود ہم سے کوئی سوال کرنے کا حق نہیں، لیکن جب کوئی شخص اپنے دعوے کی دلیل نہیں دے پاتا تو اس کمزوری کو چھپانے کے لئے وہ الٹا سائل ہی سے سوال کرنے لگتا ہے تاکہ

اپنے قارئین کو دھوکہ دے سکے چنانچہ شکیل پوچھتا ہے کہ امام مہدی کا مسلک کیا ہوگا اور اپنے موعود ہونے کا انھیں کیسے پتہ چلے گا اس کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مہدی کے وطن، خاندان اور حلیہ کی تفصیلات بتائی ہیں مسلک کی نہیں شکیل تو صحاح ستہ میں وارد ہونے کے باوجود انھیں کو نہیں مانتا تو وہ مسلک کا سوال کیوں کر رہا ہے اگر اس کی حضور بالفرض وضاحت بھی کر دیتے تب بھی یہ کونسا مان لیتا بلکہ اس وقت دوسرے اوٹ پٹانگ سوال کرنے لگتا اور جہاں تک ان کی ذاتی معرفت کا سوال ہے تو یہ صرف اور صرف شکیل کی جہالت کا نتیجہ ہے وہ زیادہ نہیں اگر صحاح ستہ کی دو چار حدیثیں ہی پڑھ لیتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ اس گوہر مقصود کو سب سے پہلے وہ عارفین پہچانیں گے جو مسلسل بیت اللہ کے جوار کی روحانیت و برکت کی بنا پر ایسے روشن ضمیر کے حامل ہوں گے کہ ان کی ایمانی فراست خود کشاں کشاں انھیں مہدی کے در پر لے جائے گی اور بیت اللہ اور مقام ابراہیم کے درمیان علانیہ بیعت ہونے کے بعد جب شامی لشکر کے دھنسنے اور سفیانی کی شکست کی کرامت ظاہر ہوگی تو پھر امت کا ہر طبقہ ان پر چاروں طرف سے بیعت کے لئے ٹوٹ پڑے گا اور ہر روز حالات و واقعات ان کی عقیدت و صداقت میں اضافہ کرتے رہیں گے تو خلاصہ یہ نکلا کہ مہدی کی بیعت وظہور واقعاتی طور پر ہوگی انھیں اس نالائق کی طرح کوئی دعویٰ کرنا نہیں پڑے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کو گڈمڈ کرنے کے لئے شکیل کہتا ہے کہ حضور نے قیامت کی علامت کے طور پر حدیث میں صرف عیسیٰ کا تذکرہ کیا ہے امام مہدی کا نہیں یہ دعویٰ محض جہالت ہے اور حدیث پر نظر رکھنے والا کوئی شخص اس کو کبھی تسلیم نہیں کر سکتا کیونکہ ابوداؤد شریف میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث موجود ہے **لو لم یبق من الدھر الا یوم لبعث اللہ رجلاً من اھل بیتی یملئھا عدلاً کما ملئت جوراً** کہ اگر قیامت آنے میں ایک دن بھی باقی رہا جب بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے اس شخص کو ضرور ظاہر کریں گے جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم وفساد سے بھری ہوئی تھی، دیکھئے حضور نے یہاں امام مہدی کو قیامت کی آخری نشانی کے طور پر ہی بیان کیا ہے اور جن احادیث میں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ مہدی اور عیسیٰ ایک ہیں بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ایک ہی عہد میں قیامت کی دو علامتیں جمع ہو جائیں تو صرف اس شخص کا تذکرہ ہوگا جو اپنی عمر، مرتبے اور کارناموں میں بڑا ہوگا وہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں مہدی نہیں تو شرعی آداب کے مطابق یہاں متبوع کا تذکرہ ہوا تابع کا نہیں اس لئے شکیل اپنی اوقات میں رہے یہاں بھی اس کے جاہلانہ دعوے کی کوئی گنجائش نہیں۔

یہ تھا شکیل کی حماقتوں کا ایک مختصر جائزہ ہماری بحث کا موضوع کیونکہ اس کے مہدیت و مسیحیت کے دعوے کا ابطال ہے اس لئے تمام ضمنی امور سے قطع نظر ہم پھر اس اصل موضوع کی طرف پلٹتے ہیں تاکہ قارئین شکیل کو ان سوالات کا

جواب دینے کے لئے مجبور کریں جواس کے لئے صوراسرافیل بن چکے ہیں اور وہ ان سے دہشت زدہ ہوکر ادھرآدھر ہاتھ پاؤں مار رہا ہے لیکن کہیں پناہ نہیں ملتی اور شکست اس کا مسلسل پیچھا کررہی ہے ہم نے گزشتہ تحریر میں سب سے پہلا سوال یہ کیا تھا کہ جب وہ بیک وقت مہدی و مسیح ہونے کا دعویدار ہے تو حضورﷺ کی ہدایت کے مطابق اس کی دلیل پیش کرنا شکیل کے ذمہ واجب ہے لیکن ہمارے مطالبہ کے جواب میں اس نے مدارس اور ان کی مالیات پر تو خوب کیچڑ اچھالی اور ہم پر چندہ کھانے کا ناروا الزام بھی لگایا جس کا ثبوت تو ہم اس سے محشر میں مانگیں گے لیکن وہ ماضی کی طرح اس بار بھی اپنی صداقت کی کوئی دلیل پیش نہ کرسکا اگر وہ سچا ہوتا تو ایسی حدیث پیش کرکے دکھاتا جس میں رسول اللہﷺ نے صراحت کے ساتھ فرمایا ہوتا کہ آخری زمانہ میں دربھنگہ بھارت میں حنیف کے گھر میں شکیل پیدا ہوگا وہ تعلیم تو کالج میں بت پرستوں کی حاصل کرے گا لیکن الہام اسے سیدھا سیدھا ملأ اعلیٰ سے ہوگا یہ آج بھی ہمارا بنیادی سوال ہے جس کا جواب شکیل اور اس کے چیلے قیامت تک نہیں دے سکتے۔

دوسرا سوال ہم نے یہ کیا تھا کہ احادیث کے مطابق ظہور و بیعت کے بعد امام مہدی کفر کی سرکوبی اور دین کی سربلندی کے لئے فوراً سرگرم ہوجائیں گے اور ابوداؤد شریف کی روایت کے مطابق وہ منظر عام پر آنے کے بعد وہ بس سات یا نو سال میں وفات پاجائیں گے **فیلبث سبع سنین -----قال ابو داؤد وقال بعضهم عن هشام تسع سنین** (صفحہ ۵۸۹) شکیل مہدیت کا دعویٰ کرکے گھر کے اندر چھپا کیوں بیٹھا ہے؟ یہود و نصاریٰ کے خلاف معرکہ آرائی کیوں نہیں کرتا اور حضورﷺ کے فرمان کے مطابق وہ اب تک کیوں نہیں مرا حالانکہ اس کے دعوے پر تو بارہ سال سے زیادہ بیت گئے کیا وہ صحاح ستہ سے ان باتوں کی دلیل دے سکتا ہے ظاہر ہے کہ یہ سوال بڑا سوہان روح تھا اس لئے نہ گزشتہ تحریر میں اس پر زیادہ بولا اور نہ ہی چالیس صفحات کی حالیہ بکواس میں وہ اس کا جواب دینے کو تیار ہے قارئین اسی سے اندازہ لگالیں کہ وہ مسیلمہ کذاب اور غلام قادیانی کی جانشینی کا کیسا حق ادا کررہا ہے وہ دونوں بھی علمی سوالات پر ایسے ہی چپ لگاتے تھے۔

شکیل نے دین کا ایک الگ نہج حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہے اس لئے تیسرے سوال میں ہم نے اس سے پوچھا کہ وہ شریعت کی ابدیت پر یقین نہیں رکھتا؟ ختم نبوت کے بعد آخر یہ کونسا نہج ہے جس سے امت چودہ صدیوں تک غافل رہی؟ شریعت میں ایسی کیا تبدیلی ہوگئی اور یہ نہج شکیل نے آسمان سے کس طرح وصول کیا اس کے جواب میں پہلے تو اس نے کہا کہ یہ سب ایک راز ہے جسے امت میں کوئی نہیں سمجھ سکتا لیکن اب وہ اسے نہج نبوت قرار دیکر نئی نہج حاصل کرنے کی تردید کرتا ہے اور ہم سے پوچھتا ہے کہ میں نے یہ بات کہاں پر لکھی؟ حوالہ دو ہم جواباً ذیل میں اس کی کچھ عبارتیں نقل کرتے ہیں

میں ۱۹۹۱ء میں اپنے شہر دربھنگہ کے ایک اسٹوڈنٹ لاج میں رہ کر کالج پڑھائی کرتا تھا صدام حسین کی الائیڈ فورس سے جنگ کے آخری دن چل رہے تھے کہ ایک شام (عشاء سے کچھ پہلے) اللہ پاک کی طرف سے مجھ پر دین کی ذمہ داری کو سونپا گیا (ص ۸)

- -

محلّہ نبی کریم میں قیام کے دوران مجھے معلوم ہوا کہ مجھے اس کام کو کیسے کرنا ہے اس کی نہج اللہ پاک کی طرف سے اس وقت کھولی جائے گی جبکہ میری عمر تینتیس (۳۳) سال ہو جائے گی (ص ۸) - - - - - - - - - -

۱۹۹۶ء میں جب میں لکشمی نگر میں آکر رہنے لگا تو ان دنوں میں نے یہ بات لوگوں کو کثرت سے کہی کہ ۲۰۰۲ء میں اللہ پاک کی طرف سے دینی نہج بدلنے والی ہے اور کام کی ایک الگ نہج لوگوں کے سامنے آئے گی جس کے لئے لوگوں کو تیار رہنا چاہئے (ص ۹)

۲۰۰۲ء کے دسمبر کے شروع میں اور اسی سال رمضان کے آخری دنوں میں جب اس کام کے کرنے کی نہج اللہ پاک نے مجھ پر واضح کر دی (ص ۹)

یہ اس تحریر کے اقتباسات ہیں جو شکیل نے ہمارے جواب میں قلمبند کئے ہیں ان میں صراحت کے ساتھ وہ باری تعالیٰ سے براہ راست دینی ذمہ داری کو وصول کرنے، دینی نہج کھلنے اور ایک الگ نہج سامنے آنے کا شوشہ چھوڑ رہا ہے اب قارئین ملاحظہ کریں کہ وہ چوری کے بعد سینہ زوری بھی کتنی ڈھٹائی سے کرتا ہے وہ فوراً بتائے کہ باری تعالیٰ نے ۱۹۹۱ء میں اسے کونسی ذمہ داری دی؟ سن ۲۰۰۲ء کی تعیین کے ساتھ اسے نہج کی تبدیلی کا علم کیسے ہوا؟ اور قرآن وحدیث سے الگ وہ کونسا نہج ہے جس کو وصول کرنے کے لئے اسے وحی یا الہام کی مدد لینی پڑی؟ شکیل کو بہر حال ان سوالوں جواب دینا ہوگا ورنہ امت اس کو دجال سمجھنے پر مجبور ہوگی خالی یہ کہنے سے کام نہیں چلے گا کہ یہ ایک راز ہے اور میری زندگی اس کی گواہ ہے از راہ کرم وہ اس راز سے فوراً پردہ اٹھائے کہ ختم نبوت کے بعد باری تعالیٰ سے راز و نیاز کی باتیں اس کی کس ذریعہ سے ہونے لگیں؟

''مہدی کذاب شکیل بن حنیف'' نامی کتاب میں ہم نے پندرہ علامتیں مقرر کر کے شکیل کو ۱۹ رپہلوؤں سے پرکھا تھا جس میں وہ پوری طرح کھوٹا ثابت ہوا ہم مسلسل پوچھ رہے ہیں کہ وہ نمبر وار ان علامتوں کا جواب کیوں نہیں دیتا شکیل ہمیشہ یہی کہہ کر ہمارے سوال کو گول کر جاتا ہے کہ وہ فلاں تحریر میں ان تمام باتوں کا جواب دے چکا ہے چنانچہ اس مرتبہ بھی اس نے ادھر ادھر کی تو خوب ہانکی لیکن جب جواب دینے کا نمبر آیا تو حسب عادت وہ یہاں سے پھر دبے پاؤں نکل بھاگا ہم اسے دوبارہ چیلنج دیتے ہیں کہ اگر وہ سچا ہے تو علامات کا نمبر وار جواب دیکر اپنے دعوے کو ثابت کر کے دکھائے ہمارا یقین ہے کہ شکیل اپنا سکوت کبھی نہیں توڑے گا اور سو سو بار مر کر بھی وہ کسی ایک علامت کا مصداق نہیں بن سکتا۔

شکیل صحاح ستہ کے علاوہ حدیث کی تمام کتابوں کا منکر ہے حالانکہ امت نے حدیث کا مدار سند کی صحت پر رکھا ہے اگر وہ تمام علتوں سے پاک ہے تو اسے محدثین ہر زمانہ میں قبول کرتے رہے ہیں اور کسی ایک معتبر عالم نے بھی اس پر انگلی نہیں اٹھائی خواہ وہ کسی کتاب کی ہو، صحاح ستہ میں حتی الامکان اس کا لحاظ رکھا گیا اسلئے وہ معتبر سمجھی جاتی ہیں لیکن ان کے مصنفین نے بھی یہ دعویٰ کبھی نہیں کیا کہ ان کی منتخب احادیث تو صحیح ہیں باقی سب غلط ہیں بلکہ ان سے تو اس کے برخلاف تصریحات منقول ہیں اس لئے صحاح میں بھی بعض اسناد درست نہیں اور محدثین نے ابن ماجہ کی کچھ احادیث کو تو موضوع تک کہا ہے تو خلاصہ یہ نکلا کہ صحاح کی مقبولیت امت میں اسناد کی صحت کی بنیاد پر ہوئی نہ کہ ذات کی بنیاد پر اس لئے جو روایات بھی اس شرط کو پورا کریں گی وہ بہر حال قبول کی جائیں گی اور ان کا مضمون مستند اور معتبر ہوگا کیونکہ قرون اولیٰ میں لکھی جانے والی دیگر کتابوں کے مصنفوں کی بھی سند کے آخری راوی سے ملاقات ہوئی ہے اور انھوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے الفاظ نقل کرنے میں کوئی خیانت نہیں کی ہے یہاں ہم قارئین کو یہ بھی بتاتے چلیں کہ شکیل نے نام تو صحاح ستہ کا لیا لیکن اپنی کتاب ''مہدی علیہ السلام کی پیشین گوئیوں'' میں خود اس اصول کی خوب دھجیاں اڑائی ہیں اور صحاح ستہ سے باہر نکل کر اس نے مسند احمد ،مستدرک حاکم ،مسند ابویعلی ،معجم طبرانی اور امام بیہقی کی دلائل النبوۃ کی احادیث دلیل کے طور پر پیش کی ہیں اب قارئین اس کا گریبان پکڑ کر پوچھیں کہ جب وہ دوسری کتابوں کی روایات کو نہیں مانتا تو انھیں اپنی تحریر میں کیوں پیش کرتا ہے؟ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور، دکھانے کے اور؟ شکیل یا بشارت ہمارے سوال کا ذرا دوٹوک جواب دیں۔

شکیل نے جب تقدم زمانہ کی بنا پر صحاح ستہ کے معتبر ہونے کی بات کہی تو ہم نے مؤطا امام مالک کو پیش کیا کہ وہ تو ان سے بھی زیادہ مقدم ہے تو معتبر کیوں نہ ہوگی شکیل مؤطا ہی سے اپنا دعویٰ ثابت کرے کہ امام مالک نے کہیں نقل کیا ہو کہ حضرت عیسیٰ اور امام مہدی ایک ہی شخصیت ہیں اور وہ شکیل بھارتی ہے اس مرتبہ اس نے چالیس صفحات پر مشتمل جو بکواس کی ہے اس میں کتب ستہ سے پہلے لکھی جانے والی تمام کتابوں کو بھی غیر معیاری قرار دے ڈالا جس کی زد میں سب سے پہلے تو

حدیث کے وہ صحیفے آتے ہیں جو صحابہ کرام نے بذات خود تیار کئے تھے جبکہ مؤطا میں امام مالک نے اتنی تحقیق کی ہے کہ ہر سال کچھ احادیث ساقط کر دیتے تھے اور اس کا حجم گھٹ جاتا تھا یہاں تک کہ لوگ یہ کہنے لگے کہ دوسری کتابیں تو بڑھتی جاتی ہیں لیکن امام مالک کی کتاب مسلسل گھٹ رہی ہے مؤطا کی وجہ تسمیہ کے ذیل میں محدثین یہ بھی لکھتے ہیں کہ وہ کتاب جس کو علماء نے تحقیقی طور پر خوب پرکھا اور روندا ہوا سی لئے اس کا نام مؤطا پڑ گیا اور اسے **اصح الکتب بعد کتاب اللہ** تک کہا گیا کیونکہ امام مالک کی ملاقات تو اوراوپر کے راویوں سے بھی ہے پہلے حدیث کی کتابیں مرویات صحابہ کی ترتیب پر مدون ہوتیں تھیں لیکن امام مالک نے فقہی ترتیب کی طرح ڈالی تو وہ بہت مقبول ہوئی اور صحاح ستہ کے مصنفین نے تمام ذخیرۂ حدیث کو اسی انداز پر ترتیب کیا تو اسناد کی تحقیق، فقہی ابواب کی ترتیب اور مضامین کی جامعیت کے لحاظ سے انھیں امت میں قبول عام ہوا ایک طرف تو یہ روشن حقائق ہیں اور دوسری طرف شکیل کی تاریک جہالتیں !!وہ کسی حال میں سند کا لفظ زبان پر نہیں لاتا جو حدیث کی صحت کی اولین شرط ہے کیونکہ اس صورت میں سارا بھرم ٹوٹ جائے گا اور اس کے دعوے کی دھجیاں فضا میں اڑتی نظر آئیں گی اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ کتنا بڑا جاہل ومکار ہے لیکن دعویٰ علامۃ الدہر ہونے کا کر رہا ہے۔

قرآنی آیات کی شرح وتوجیہ میں **القرآن یفسر بعضہ بعضا** ایک مسلم اصول ہے جس سے امت میں کسی نے اختلاف نہیں کیا اسی طرح **شرح الحدیث بالحدیث** کو محدثین روایات کی تشریح میں سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ کا یہ معجزہ ہے کہ مختصر کلام کی توجیہ آپ کی مفصل گفتگو کرتی ہے اور تمام مضامین الم نشرح ہو جاتے ہیں ہم نے ساتویں سوال میں شکیل کو یہی حقیقت سمجھانے کی کوشش کی لیکن اس پر تو اب پوری طرح شیطانی بھوت سوار ہے اس لئے وہ معقول اور اجماعی مباحث کو تو سننے کو بھی تیار نہیں اور بس مرزا قادیانی کی طرح اپنی ہی دھانگے جاتا ہے چنانچہ پہلے تو صحاح ستہ کے گیت گا رہا تھا لیکن جب اس کی مرضی کے خلاف ابوداؤد میں ملک شام کا لفظ آگیا تو مسلم کا حوالہ دیکر وہ امام ابوداؤد کی دیانت پر سوالات کھڑے کرنے لگا قارئین اس کا فلسفہ تو دیکھیں کہ مقامات کا نام راز میں ہوتا ہے!!حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت مسلم شریف ہی میں دمشق کا لفظ آیا ہے یعنی حضور ﷺ نے صاف بتلایا کہ وہ قدیم شہر اور شام کے موجودہ دارالسلطنت دمشق میں اتریں گے تو یہ کھلی وضاحت ہے یا سربستہ راز؟ قارئین کی تسلی کے لئے یہاں شکیل ذرا دمشق کی تشریح کردے کہ وہ کونسا شہر ہے ؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی بالکل الگ الگ شخصیات ہیں جن کی مفصل علامات حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں حضرت عیسیٰ بن باپ کے پیدا ہوئے اور یہودیوں نے جب ان کی نبوت ورسالت کو جھٹلا کر انھیں سولی پر چڑھانا چاہا تو **بل رفعہ اللہ** کی قرآنی تصریح کے مطابق اللہ نے انھیں زندہ آسمان پر اٹھالیا اب وہ دجال کو قتل کرنے کے لئے

آخری زمانہ میں دنیا میں اتریں گے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ **کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم** (بخاری ومسلم) تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے اور امام اس وقت تمہارا ہی ایک فرد ہوگا۔ نزول کی کیفیت کیا ہوگی مسلم شریف کی حدیث اسی کی وضاحت کرتی ہے۔ **فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مهروذتین واضعاً کفیه علی اجنحة ملکین** (مسلم ۲/۴۰۱) وہ دو چادروں میں ملبوس دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے مشرقی دمشق میں سفید منارے پر اتریں گے۔ نزول کے بعد فوراً کیا واقعات پیش آئیں گے مسلم شریف ہی کی حدیث ملاحظہ ہو۔ **فینزل عیسیٰ بن مریم ﷺ فیقول امیرهم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله هذه الامة** (مسلم ۱/۸۷) تو عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے مسلمانوں کا امیر کہے گا کہ تشریف لائیے اور ہمیں نماز پڑھائیے وہ کہیں گے کہ نہیں اس امت کی فضیلت کے باعث تم خود ایک دوسرے کے امیر ہو۔ سنن ابن ماجہ کی روایت نزول کی مزید تفصیلات پیش کرتی ہے۔ **فبینما امامهم قد تقدم یصلی بهم الصبح اذ نزل علیهم عیسیٰ بن مریم الصبح فرجع ذلک الامام ینقص یمشی القهقری لیقدم عیسیٰ یصلی فیضع عیسی یده بین کتفیه ثم یقول له تقدم تصلی فانها لک اقیمت فیصلی بهم امامهم** (سنن ابن ماجہ ۲۹۸/) مسلمانوں کا امام فجر کی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھ چکا ہوگا کہ اچانک عیسیٰ بن مریم اتر آئیں گے تو وہ امام الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تا کہ نماز پڑھانے کے لئے حضرت عیسیٰ کو آگے بڑھائے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ اس کے دونوں کاندھوں کے بیچ رکھ کر فرمائیں گے کہ آگے بڑھو اور نماز پڑھاو کیونکہ اقامت تمہارے لئے ہی ہوئی ہے تو مسلمانوں کا امام انھیں نماز پڑھائے گا۔

قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ اٹھانے کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے زمین پر اترنے کی پوری تفصیلات بیان فرمادی ہیں راوی کا سہارا لیکر شکیل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امام ثابت کرنا چاہا تھا جبکہ مسلم اور ابن ماجہ کی حدیث میں حضور صراحت فرمارہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت نہیں کریں گے بلکہ امام وقت کا امیر مہدی ہوگا یہ وہ عقیدہ ہے جس پر امت قرن اول سے ایمان رکھتی ہے اور مسلمانوں کے کسی طبقہ نے آج تک نزول سماوی کا انکار نہیں کیا لیکن شکیل کا تو کیونکہ باوا آدم ہی نرالا ہے اس لئے وہ ایک طرف تو ابن مریم کے زندہ اٹھائے جانے کو تسلیم کرتا ہے تو دوسری سمت ان کی دوبارہ پیدائش کا فلسفہ گھڑ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کو گڈمڈ کر رہا ہے اور مسلم کی حدیث سے ثابت امام مہدی کی امامت پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے ہم نے اس ضمن میں شکیل سے پوچھا کہ وہ حضرت عیسیٰ کی دوبارہ

پیدائش کی حدیث کا حوالہ دے تو اس نے ہماری نقل کردہ بخاری کی حدیث پیش کی جس میں صرف نزول کی صراحت ہے پیدائش کا دور دور تک کوئی تذکرہ نہیں اس لئے اب قارئین شکیل اور اس کے چیلوں کا گریبان اس وقت تک نہ چھوڑیں جب تک وہ مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب نہ دے دیں۔

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے شکیل کا باپ حنیف موجود ہے پھر وہ عیسیٰ کیسے ہوسکتا ہے اس کی قرآن وسنت سے دلیل پیش کرے۔

(۲) بخاری و مسلم کی حدیث میں تو صرف مسیح کے نزول کا تذکرہ ہے شکیل نے ان کی پیدائش کا فلسفہ کہاں سے اڑایا ہے وہ **منکم و منهم** میں چہرہ چھپانے کے بجائے قرآن وحدیث سے صریح دلیل پیش کرے؟ اس نے **من السماء** کا مطالبہ کیا ہے کوئی اس نالائق سے پوچھے کہ جب حضرت عیسیٰ کو آسمان کی طرف اٹھایا گیا تو ان کا نزول بھی آسمان ہی سے تو ہوگا یا وہ زمین سے برآمد ہوں گے؟ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے دمشق کے اونچے منارے پر اترنا **من السماء** ہی کا تو مفہوم ہے ایسا اسلوب اس شخص کے لئے کبھی استعمال نہیں ہوسکتا جس کی زمین پر پیدائش ہو لیکن شکیل کو تو کیونکہ قرآن وحدیث میں تحریف کی لت پڑ گئی ہے اس لئے وہ بے خوف ہوکر بکواس کئے جا رہا ہے اگر وہ اپنے دعوے میں سچا ہے تو ہمیں **یولد فی الارض** (وہ زمین میں پیدا ہوں گے) کے صریح الفاظ دکھادے اور بتائے کہ حضور علیہ السلام نے اونچے منارے پر اترنے کی صراحت کیوں کی؟ اگر وہ زمین پر پیدا ہوتے تو منارے پر اترنے کا کیا مطلب ہے؟ شکیل وضاحت کرے۔

(۳) صحاح ستہ کی تمام احادیث کے مطابق ابن مریم دجال کے خروج کے بعد نازل ہوں گے تو شکیل بتائے کہ وہ دجال سے پہلے کیسے نکل آیا؟ حضور نے تو جسمانی حلیے کی وضاحت کرکے اسے ایک انسان قرار دیا ہے اب وہ بتائے کہ امریکہ وغیرہ کو دجال قرار دینے کی اس کے پاس کونسی شرعی دلیل ہے۔

(۴) بخاری و مسلم کی حدیث کے مطابق جب حمل چار مہینے کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں روح ڈالی جاتی ہے معلوم ہوا کہ جسم تو ماں کے پیٹ میں بنتا ہے لیکن روح آسمان سے آتی ہے شکیل کہتا ہے کہ عیسیٰ آسمان پر تو یقیناً ہیں لیکن وہ نازل نہیں ہوں گے بلکہ زمین پر دوبارہ پیدا ہوں گے اس کی صورت اب یہی ہوسکتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم وروح کے ساتھ آسمان سے آکر سیدھے اس کی ماں کے پیٹ میں داخل ہوجائیں اور شکیل کا روپ لیکر دنیا میں ظاہر ہوں کیا یہ عجوبہ ممکن ہے؟ توبہ۔ **استغفر اللہ** یہ تو تناسخ سے بھی بدتر صورت معلوم ہوتی ہے پھر شکیل عیسیٰ بننے سے پہلے ذرا اس پر بھی غور کرلے کہ کیا اس نے مریم کے پیٹ سے جنم لیا ہے؟ اور کیا اس کے باپ

حنیف نعوذ باللہ مریم کے شوہر ہیں؟

(۵) مسلم شریف کی حدیث کے مطابق حضرت عیسیٰ کا جائے نزول دمشق بتلایا گیا ہے جو دنیا کا قدیم شہر اور شام کا موجودہ دارالسلطنت ہے شکیل کہتا ہے کہ مقامات کو راز میں رکھا جاتا ہے وہ بتائے کہ دمشق کا لفظ راز ہے کہ کھلی صراحت؟ مسیلمۂ پنجاب نے تو اسے قادیان قرار دیا تھا اب شکیل بتائے کہ وہ دمشق سے دہلی مراد لے گا یا دربھنگہ؟ ابلیس سے مشورے کے بعد وہ ہمیں جواب دے دے۔

(۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اتری اگر شکیل ہی عیسیٰ ہے تو کیا ہمیں وہ اصلی انجیل سنا سکتا ہے؟

(۷) قرآن کی تصریح کے مطابق حضرت عیسیٰ نے کوڑھیوں کو شفاء دی، مردوں کو زندہ کر دیا اور مٹی کی چڑیوں میں بھی روح پھونک دی اگر شکیل ہی ابن مریم ہے تو کیا وہ میدان مناظرہ میں ہمیں یہ کرشمے دکھا سکتا ہے؟ بشارت اس سے پوچھ کر ہمیں بتا دے۔

(۸) مسلم شریف کی احادیث کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نزول کے فوراً بعد ہی دجال سے جنگ ہوگی وہ مقابلہ سے بھاگ کھڑا ہوگا تو ابن مریم اس کا تعاقب کرکے دجال اور تمام یہودیوں کو تہ تیغ کر دیں گے اگر شکیل عیسیٰ ہے تو اس نے اب تک دجال سے معرکہ آرائی کیوں نہ کی اور وہ یہودیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے اسرائیل کا سفر کب کرے گا؟ فوراً جواب دے۔

(۹) دجال کے خاتمہ کے بعد نہ صرف عیسائی بلکہ دنیا کی تمام قومیں مسلمان ہو جائیں گی اور ہر جگہ کلمے کی حکمرانی ہوگی اگر شکیل عیسیٰ ہے تو وہ صحاح ستہ کے حوالہ سے کم از کم یہ بتا دے کہ وہ کتنی مدت میں یہود و نصاریٰ کو شکست دے گا اور کس وقت اس کی حکومت قائم ہوگی۔

یہ تھا عیسیٰ بن مریم کے پس منظر میں شکیل کا تجزیہ وہ مسیح کے ساتھ کیونکہ مہدی ہونے کا بھی دعویدار ہے اس لئے اب ہم صرف صحاح ستہ میں وارد امام مہدی کی صفات وعلامات کی روشنی میں مختصراً اس سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھتے ہیں۔

(۱) سنن ابی داؤد کی حدیث **المهدی من عترتی من ولد فاطمة** صراحت کرتی ہے کہ امام مہدی رسول اللہ ﷺ کے خاندان اور حضرت فاطمہ کی اولاد میں پیدا ہوں گے جبکہ شکیل بہار کے ایک معمولی عجمی خاندان میں پیدا ہوا ہے اور اس کا دور دور تک فاطمی نسبت سے کوئی تعلق نہیں ہے تو آخر کس بوتے پر وہ مہدی بننے چلا ہے؟ فوراً جواب دے۔

(۲) امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث نقل کی ہے کہ **یُواطِیءُ اسمُهٗ اسمی وَاسمُ اَبِیهٖ**

اسمَ اَبِی مہدی کا نام ہو بہو میرے نام کی طرح ہوگا اور اس کی ولدیت بھی میری ولدیت کی طرح ہوگی یعنی محمد بن عبداللہ جبکہ یہ کذاب بقلم خود شکیل بن حنیف ہے تو وہ امام مہدی کیسے بن سکتا ہے؟ سارے چیلے ملکر جواب دیں۔

(۳) سنن ابی داؤد ہی کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **فیخرج رجل من اهل المدینة** یعنی امام مہدی مدینہ منورہ کے باشندے ہوں گے ان کا عجم سے کوئی تعلق نہ ہوگا جبکہ شکیل عرب سے ہزاروں کلومیٹر دور بھارت کے شہر دربھنگہ بہار میں پیدا ہوا اور اس نے آج تک حجاز مقدس کی صورت تک نہ دیکھی تو اب اس کے گمراہ مرید بتائیں کہ وہ کس بنیاد پر مہدی بن سکتا ہے۔

(۴) وطن و خاندان اور حسب نسب کی وضاحت کے بعد ابو داؤد ہی کی حدیث میں ان کی شکل و صورت سے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **اجلی الجبهة ،اقنی الانف** ان کا چہرہ روشن اور ناک بلند و ستواں ہوگی شکیل کا رنگ پکا اور ناک بالکل الگ قسم کی ہے اور اس کی شخصیت میں بھی کوئی وجاہت نہیں اسی لئے تو سارا زور میکپ پر ہے لیکن دعویٰ پھر بھی وہ مہدی ہونے کا کر رہا ہے کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھول گیا۔

(۵) سنن ابی داؤد ہی کی روایت کے مطابق امام مہدی کی بیعت رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان ہوگی **فیبایعونه بین الرکن والمقام** پھر شام کے ابدال اور عراقیوں کے جتھے ان کے پاس پہنچیں گے **اتاه ابدال الشام وعصائب اهل العراق** شکیل نے از خود یہ دعویٰ لکشمی نگر دہلی میں بیٹھ کر کیا اور شام وعراق سے اس کے پاس بیعت کے لئے کوئی کانی چڑیا بھی نہیں آئی اب بشارت بتائے کہ اس گتھی کا اس کے پاس کیا حل ہے اور وہ کس دلیل سے اپنے گرو کو مہدی ثابت کرے گا؟

(۶) امام ابن ماجہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے اپنی سنن میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث نقل کی ہے **یکون فی امتی المهدی ان قصر فسبع والا فتسع** مہدی میری امت میں ہوں گے ظہور کے بعد وہ کم از کم سات سال ورنہ نو سال زندہ رہیں گے شکیل کو یہ دعویٰ کئے بارہ سال سے زائد ہو چکے ہیں لیکن وہ ابھی تک زمین پر بوجھ بنا بیٹھا ہے یہی چیز اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے اگر وہ سچا ہوتا تو دیگر علامات کے ساتھ یقیناً نو سال بعد مر جاتا بشارت بتائے کہ وہ اب تک کیوں نہیں مرا؟ اور مذکورہ حدیث کا وہ کیا جواب دیگا؟

(۷) سنن ابی داؤد کی حدیث کے مطابق امام مہدی روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے **یملأ الارض قسطا وعدلاً** اور سنن ابن ماجہ کی حدیث بتاتی ہے کہ **فتنعم فیه امتی نعمة لم ینعموا مثلها قط** ان کے زمانہ میں امت ایسی آسودہ اور خوشحال ہوگی جو پہلے کبھی نہ ہوئی ہوگی شکیل دنیا تو کجا لکشمی نگر میں بھی انصاف نہ قائم کرسکا

اوراس کے دور میں امت پر خوشحالی تو کیا آتی فقر وافلاس کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں اگر وہ مہدی ہے تو یہ الٹا نتیجہ کیوں نکلا شکیل یا بشارت ذرا دوٹوک جواب دیں۔

امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ الاسلام صحاح ستہ کے مطابق دو الگ الگ شخصیات ہیں جن کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے لیکن شکیل اپنے ناپاک مقصد کی خاطر دونوں کو ایک ثابت کرنے پر تلا ہے اور دلیل کے طور پر وہ ابن ماجہ کی روایت **''لا المھدی الا عیسیٰ ابن مریم ''** پیش کرتا ہے حالانکہ یہ سنداور معنی کسی اعتبار سے درست نہیں ہے کیونکہ ایک راوی محمد بن خالد جندی مجہول ہے یعنی محدثین اسے جانتے تک نہیں جبکہ معنی وہ ان تمام صحیح احادیث کے خلاف ہے جوامام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو الگ الگ قرار دیتی ہیں اس لئے حدیث کے بلند پایہ علماء نے اسے موضوع قرار دیا ہے، اسلئے شکیل کو چاہئے کہ وہ کوئی صحیح حدیث پیش کرے، ضعیف یا موضوع سے کام نہیں چلے گا لیکن اس کے باوجود بھی ہٹ دھرمی کرتا ہے تو ذرا ہمارے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دے دے

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیلی نبی ہیں جو محمد ﷺ سے چھ سو سال پہلے دنیا میں تشریف لائے اور آسمان میں زندہ اٹھالئے گئے جبکہ ابوداؤد شریف کی حدیث میں فرمایا **'' المھدی من عترتی من ولد فاطمۃ ''** امام مہدی میرے خاندان یعنی فاطمہ کی نسل میں پیدا ہوں گے۔ اب شکیل بتائے کہ حضور سے صدیوں پہلے تشریف لانے والے نبی آپکی اولاد میں کیسے داخل ہو سکتے ؟ وہ اس سوال کا معقول جواب دے۔

(۲) قرآن کریم کی صراحت کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے جبکہ امام مہدی کے والد کا تذکرہ کرکے حضور نے ہمیں ان کا نام تک بتلایا ہے جیسا کہ سنن ابی داؤد کی حدیث میں موجود ہے **یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی** کہ ان کا نام میرے نام پر اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا یعنی عبداللہ۔ اب شکیل بتائے کہ بلا باپ کے پیدا ہونے والے حضرت عیسیٰ کے نزول کے بعد کیا اچانک کوئی ان کا باپ آدھمکے گا اور کیا شکیل اسے حضرت مریم کا شوہر کہے گا؟ فوراً جواب دے۔

(۳) حضرت مسیح کا نام عیسیٰ بن مریم ہے جبکہ صحاح ستہ کی احادیث کے مطابق امام مہدی محمد بن عبداللہ ہوں گے اب قارئین اس نالائق سے پوچھیں کہ حضور کی ولادت سے چھ سو سال پہلے کی حضرت مریم کے بطن سے ان کی وفات سے کم از کم دو ہزار سال بعد کوئی شخص پیدا ہو سکتا ہے؟ شکیل مدلل جواب دے۔

ہمارے مندرجہ بالا سوالات کو پڑھ کر ہر شخص بآسانی یہ سمجھ سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو بنی اسرائیلی نبی ہیں اور وہ حضور ﷺ سے بھی چھ سو سال پیشتر دنیا میں تشریف لائے جبکہ امام مہدی ابھی تک پیدا نہیں ہوئے تو لازماً ان کی ولادت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع سماوی سے دو ہزار سال بعد ہو گی اور وہ مدینہ منورہ میں رہائش پذیر رسول اللہ ﷺ کے خانوادے میں ہی پیدا ہوں گے اس لئے ان دونوں کے ایک ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا پھر مہدی و مسیح سے الگ تیسرا شخص شکیل بھارتی ہے جو دربھنگہ بہار میں پیدا ہوا اور اس کے باپ کا نام حنیف ہے، اب قارئین فیصلہ کریں کہ مختلف زمانے میں پیدا ہونے والے تین آدمی کیا کسی ایک شخص کے وجود میں سما سکتے ہیں اور کیا اس معمہ کو کوئی دلائل سے ثابت کر سکتا ہے؟ جس طرح سنٹ پال نے باری تعالیٰ، حضرت مریم اور مسیح کی تثلیث کا عقیدہ گڑھ کر تمام عیسائیوں کو گمراہی کی کگار پر لا کھڑا کیا اور آج تک وہ اس عقیدہ کی صحیح توجیہ نہ کر سکے اسی طرح شکیل نیا ثالوث پیدا کر کے شاید امت مسلمہ کو راندۂ درگاہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ نہیں جانتا کہ مسلمان کتنے باشعور ہیں اور وہ اس نالائق جیسے کتنے پولس کے چیلوں کو تاریخ میں دفن کر چکے ہیں اس لئے قادیانی کی طرح شکیل بھی ناکام ہوگا امت مرحومہ کے تعلق سے ہمیں اللہ کی ذات سے یہی امید ہے۔ ہم آخر میں اس سے پوچھتے ہیں کہ دینی امور کی طرح کیا وہ دنیاوی معاملات میں بھی ایسی دلیری دکھا سکتا ہے وہ ذرا ہندوستان کی سطح پر یہ دعویٰ کر کے دیکھے کہ آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر اور آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم مسٹر جواہر لال نہرو ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں اور اس وقت میں ہی بہادر شاہ ظفر اور جواہر لال نہرو ہوں اس لئے دور حاضر میں مجھ ہی کو ہندوستان پر حکومت کرنے کا سب سے زیادہ حق پہنچتا ہے اگر اس نے غلطی سے یہ دعویٰ کر دیا تو پھر ہندوستان کی عدالت اسے مجرم قرار دیکر عمر قید یا پھانسی کی سزا دے گی تو جس طرح وہ حکومت ہند کے خوف سے ایسا دعویٰ نہیں کرتا اسی طرح اسے اللہ سے ڈرنا چاہئے کیونکہ آخرت کی عدالت میں اسے آج نہیں تو کل ضرور حاضر ہونا ہے۔

مسیح و مہدی سے متعلق ہم نے اپنی گزشتہ تحریر میں جب شکیل سے اس طرح کے دنداں شکن سوالات پوچھے تو اپنی تمام تر ڈھکائی کے باوجود وہ ہکا بکا رہ گیا کسی ایک سوال کا جواب دینے کی ہمت نہ کر سکا قارئین صفحہ ۳۳/ پر اس کی عاجزی، بے بسی اور شکست خوردگی کا مشاہدہ کر سکتے ہیں بالآخر جب کچھ بھی سمجھ میں نہ آ سکا تو سر دست اس نے یہ کہہ کر اپنی جان چھڑانے کی کوشش کی کہ تمہیں مجھ سے کوئی سوال کرنے کا حق نہیں اور تم پانچ نہیں پانچ سو سوال بھی پوچھو گے تو میں کسی کا جواب نہیں دونگا!! قارئین ذرا غور تو کریں کہ اس نالائق کو تو مہدی و عیسیٰ بننے کا بھی حق ہے لیکن ہمیں اس سے دلیل پوچھنے کا بھی حق نہیں!! کیوں؟ کیا اب فرعون کی طرح وہ اپنے آپ کو خدا بھی سمجھنے لگا ہے؟ فوراً جواب دے۔

شکیل نے کیونکہ بار بار صحاح ستہ کو معتبر ماننے کا اظہار کیا ہے اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی سے متعلق مندرجہ بالا تمام سوالات ہم نے صرف انہی کتابوں کی احادیث کی بنیاد پر قائم کئے ہیں اب مدعی ہونے کی وجہ سے اسے بہر حال ہمارے سوالوں کا جواب دینا پڑے گا اور فرار کی کوئی صورت کامیاب نہیں ہوگی یہ آخری کسوٹی ہے اور اسی پر کس

کر قارئین خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ ان احادیث کا سامنا کرنے سے اتنا خوف زدہ ہے کہ اس موضوع پر وہ رک کر گفتگو کرنے کے لئے بھی تیار نہیں اور ہر مرتبہ ہمارے سوالات کے جوابات میں اپنی کسی سابقہ تحریر کا حوالہ دیکر بات ختم کر دیتا ہے یہاں قارئین شکیل کا گریبان پکڑ کر یہ مطالبہ کریں کہ وہ اگر ان سوالات کا کہیں جواب دے بھی چکا ہے تو انھیں مختصر طور پر ذرا نمبر وار دوبارہ نقل کر دے قارئین دیکھیں گے کہ وہ زہر کا پیالہ تو پی لے گا لیکن جواب دینے کی ہمت کبھی نہ کر سکے گا۔

شکیل نے گزشتہ تحریر میں کٹ حجتی کر کے جب اپنی لیاقت اور ہماری کم علمی کا شور مچایا تو ہم نے اسے کھلے عام مناظرہ کا چیلنج دیا جس سے وہ اتنا خوف زدہ ہوا کہ بلا کسی حیل و حجت کے اس نے مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا اب احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے صرف وہی راستہ بچا تھا جو رسول اللہ ﷺ نے نجران کے عیسائی کا مقابلہ کرنے کے لئے استعمال کیا تھا یعنی مباہلہ ہم نے اللہ کے بھروسے پر تیسری تحریر میں اسے مباہلے کی دعوت بھی دے ڈالی اب ظاہر ہے جو مناظرہ کی ہمت نہ کر سکا وہ مباہلے کا جوکھم کیسے اٹھاتا اس لئے وہ میدان میں آنے کو تیار نہیں اور نیٹ پر ہی مباہلہ کر کے بس خانہ پری کرنا چاہتا ہے اگر اس نالائق نے مباہلے کی آیت کا ترجمہ ہی پڑھ لیا ہوتا تو ایسی بچکانہ بات نہ کہتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فریق مخالف کو بال بچوں سمیت سر عام میدان میں آنے کی دعوت دی تھی تاکہ دونوں حق و صداقت کا حوالہ دیکر ضلالت کے سوداگر کے لئے ہلاکت و بربادی کی دعاء کریں اس لئے شکیل نیٹ کی آڑ نہ پکڑے اگر وہ اپنے آپ کو سچا سمجھتا ہے تو ہم سے آخر اتنا کیوں گھبرا رہا ہے، ایسا خوف تو کسی کو جنگل میں شیر دیکھ کر بھی طاری نہیں ہوتا وہ فوراً کمین گاہ سے باہر آئے ہم بھی اپنے اہل و عیال اور تمام متعلقین علماء و مخلصین کو لیکر میدان میں آئیں گے شکیل مناظرے یا مباہلے کی تاریخ کب مقرر کرے گا؟ ہمیں بڑی شدت سے اس کا انتظار رہے گا لیکن اگر وہ اب کی بار بھی میدان آنے کے لئے تیار نہیں ہوا تو پھر امت کے تمام علماء سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ وہ اب سر عام شکیل کی شکست فاش کا اعلان کر دیں۔